

# مشکلات پر

# قayو پانا



مثبت خصوصیات کو اپنا ذہنی  
سکون کا باعث بنتا ہے

مشکلات پر قابو پانا

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2024 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

مشکلات پر قابو پانا

**پہلا ایڈیشن۔ 12 نومبر 2024۔**

کاپی رائٹ © 2024 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

## مندرجات کا جدول

[مندرجات کا جدول](#)

[اعترافات](#)

[مرتب کرنے والے کے نوٹس](#)

[تعارف](#)

[مشکلات پر قابو پانا](#)

[اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس](#)

[دیگر شیخ یوڈ میڈیا](#)

## اعترافات

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو متاثر کیا ہے۔ اور ہمارے بھائی حسن کا خصوصی شکریہ، جن کے سرشار تعاون نے شیخ پوڈ کو نئی اور دلچسپ بلندیوں پر پہنچا دیا ہے جو ایک مرحلے پر ناممکن لگ رہا تھا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روز آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور بے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

## مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تہہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو

[ShaykhPod.Books@gmail.com](mailto:ShaykhPod.Books@gmail.com) پر دی جا سکتی ہیں۔

## تعارف

درج ذیل مختصر کتاب میں مشکلات پر قابو پانے کے کچھ پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ یہ بحث قرآن مجید کے باب 2 البقرہ، آیات 153-157 پر مبنی ہے

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر اور نماز سے مدد لو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ " ہے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کے بارے میں یہ مت کہو کہ وہ مر گئے ہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔ اور ہم تمہیں ضرور کسی نہ کسی خوف اور بھوک اور مال و جان اور پہلوں کے نقصان سے آزمائیں گے لیکن صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔ جن پر جب کوئی آفت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور یقیناً ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی رحمتیں اور رحمتیں ہیں۔ اور وہی لوگ ہیں جو "ہدایت یافتہ ہیں۔"

زیر بحث اسباق کو نافذ کرنے سے ایک مسلمان کو مثبت خصوصیات کو اپنانے میں مدد ملے گی۔ مثبت خصوصیات کو اپنانا دماغ اور جسم کے سکون کا باعث بنتا ہے۔

## مشکلات پر قابو پانا

### باب 2 - البقرہ، آیات 153-157

يَتَأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمُوتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ

الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر اور نماز سے مدد لو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کے بارے میں یہ مت کہو کہ وہ مر گئے ہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔

اور ہم تمہیں ضرور کسی نہ کسی خوف اور بھوک اور مال و جان اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے لیکن صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔



جن پر جب کوئی آفت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور یقیناً ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

"یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی رحمتیں اور رحمتیں ہیں۔ اور وہی لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔"

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر اور نماز سے مدد لو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کے بارے میں یہ مت کہو کہ وہ مر گئے ہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔ اور ہم تمہیں ضرور کسی نہ کسی خوف اور بھوک اور مال و جان اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے لیکن صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔ جن پر جب کوئی آفت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور یقیناً ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی رحمتیں اور رحمتیں ہیں۔ اور وہی "لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔"

جب اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے اندر مومنین کو پکارتا ہے تو اس کی پکار اکثر ان کے ایمان کے زبانی دعوے کو عملی جامہ پہنانے سے جڑی ہوتی ہے۔ اس لیے کہ عمل کے بغیر ایمان کا زبانی دعویٰ اسلام میں بہت کم اہمیت رکھتا ہے۔ اعمال وہ ثبوت اور ثبوت ہیں جن کو حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ دونوں جہانوں میں اجر و رحمت حاصل ہو۔ باب 2 البقرہ، آیت 153

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر سے مدد طلب کرو۔"

صبر وہ ہے جب کوئی شخص اپنے عمل یا تقریر کے ذریعہ اپنی مشکل کی شکایت کرنے سے گریز کرتا ہے اور اپنی آزمائش کے دوران اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت کو برقرار رکھتا ہے۔ اس فرمانبرداری میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو انہیں عطا کی گئی ہیں ان طریقوں سے اس کی خوشنودی کے لیے جیسا کہ قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ صبر کرنے کی جڑ اسلامی علم سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ جتنا زیادہ کوئی شخص اسلامی علم کو سیکھے گا اور اس پر عمل کرے گا، اتنا ہی وہ سمجھے گا کہ ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ چنتا ہے اس میں شامل ہر فرد کے لیے بہترین ہے، چاہے یہ ان پر واضح نہ ہو، کیونکہ ان کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے پیچھے حکمتیں ہوتی ہیں۔ ان سے پوشیدہ۔ مثال کے طور پر اسلامی تعلیمات کے اندر اس طرح کے بہت سے واقعات زیر بحث ہیں، جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ، جنہیں ان کے بھائیوں نے چھوٹی عمر میں اپنے والدین سے جدا کر دیا، ایک اندھیرے اور گہرے کنویں میں چھوڑ دیا، بچپن میں غلام کے طور پر بیچا گیا اور غلط طریقے سے جیل میں ڈال دیا گیا۔ لیکن ان واقعات میں سے ہر ایک نے اسے کچھ اسباق سیکھنے کا موقع دیا جس نے اسے مصر کی آبادی کو ایک بڑے قحط سے بچانے کے

لیے تیار کیا۔ اگر وہ اپنی مشکلات کو برداشت نہ کرتا تو وہ لاکھوں جانیں بچانے کی پوزیشن میں:  
باب 2 البقرہ، آیت 216 نہ ہوتا۔

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز "پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ان حکمتوں پر ایمان لانا اور اس لیے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو برقرار رکھنا اس کے ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور آسانی کے وقت اس کی حمد و ثنا کرنا آسان ہے لیکن اصل امتحان اس وقت ہوتا ہے جب کوئی مشکل کا سامنا کرے اور پھر بھی اس کی اطاعت اور حمد کرے۔

اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے انسان کو اپنی مشکلات کا دوسرے لوگوں سے موازنہ کرنے میں بھی مدد ملتی ہے، جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب تھے، اور زیادہ مشکلات برداشت کیں۔ یہ موازنہ کسی کو اپنی مشکل کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے جس کے نتیجے میں وہ مریض کو باقی رکھنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ اس وقت بھی حاصل کیا جا سکتا ہے جب کوئی اپنے وقت کے اندر دوسرے لوگوں کو دیکھتا ہے جو ان سے زیادہ مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔

اسلامی تعلیمات انسان کو تقدیر کی اہمیت کو سمجھنے کی بھی اجازت دیتی ہیں اور یہ کہ وہ اپنی زندگی میں کس طرح ہر واقعہ کا سامنا کرے گا، خواہ آسانی کا وقت ہو یا مشکلات کا، ناگزیر ہے۔ کسی ناگزیر اور ناگزیر چیز کے بارے میں شکایت کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ایک شخص صرف ان لاتعداد انعامات سے محروم ہو جائے گا جو وہ حاصل کر سکتا تھا اس ناگزیر مشکل پر:  
باب 39 از زمر، آیت 10 صبر کرنے سے جس کا سامنا اس کا مقدر ہے۔

مریض کو ان کا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا [یعنی حد]۔

لہذا ایک شخص کے پاس ایک انتخاب ہوتا ہے کہ صبر کے ساتھ ناگزیر واقعہ کا سامنا کرنا اور بے شمار انعام حاصل کرنا یا کسی ناگزیر واقعہ کا بے صبری سے سامنا کرنا اور اس انعام سے محروم ہونا جو اسے ملنا چاہیے تھا۔ کسی بھی طرح سے وہ ناگزیر واقعہ کا سامنا کریں گے، لہذا دونوں جہانوں میں اس سے فائدہ اٹھانا سمجھ میں آتا ہے۔ باب 57 الحديد، آیات 22-23

کوئی آفت زمین پر یا آپ کے درمیان نہیں آتی مگر یہ کہ ہم اسے پیدا کرنے سے پہلے ایک "رجسٹر میں موجود ہوتے ہیں، بے شک یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔ تاکہ تم اس چیز پر مایوس نہ ہو۔" جو تم سے چھوٹ گئی ہے

اسلامی تعلیمات کا مطالعہ انسان کو یہ سمجھنے کا باعث بھی بنتا ہے کہ اس دنیا میں وہ جو چیزیں چاہتے ہیں وہ ضروری نہیں کہ ان کے لیے بہترین ہوں۔ باب 2 البقرہ، آیت 216

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز "پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

ہر شخص کی زندگی میں اس سچائی کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ ایسی بہت سی چیزیں ہیں جو ایک شخص یہ ماننا چاہتا ہے کہ یہ ان کے لیے بہترین ہے، صرف ان چیزوں کے لیے جو اس کے لیے تناؤ کا باعث بنیں۔ اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو ایک شخص کو ناپسند ہے کہ اسے ان کے لیے برا مانیں، صرف وہی چیزیں اس کے لیے خیر کا ذریعہ بنیں۔ جو شخص اس بات کو سمجھتا ہے وہ ایسے حالات سے نمٹنے کے لیے کم بے صبری کا مظاہرہ کرے گا جو ان کی خواہشات سے متصادم ہوں، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ حالات کا سامنا کرنا ان کے لیے بہترین ہے، چاہے یہ ان کے لیے واضح نہ ہو۔

اس کے علاوہ جس طرح سونا گرمی سے پاک ہوتا ہے، اسی طرح لوگ مشکلات کا سامنا کر کے ذہنی طاقت حاصل کرتے ہیں۔ جو لوگ آسان زندگی کے عادی ہیں، وہ اکثر ذہنی خرابی کا سامنا کرتے ہیں جب معیاری اور چھوٹی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیسے شادی کے مسائل۔ آزمائشوں کے ذریعے، اللہ تعالیٰ ایک مسلمان کی ذہنی حالت کو سخت کر دیتا ہے تاکہ وہ مستقبل کی مشکلات کا آسانی کے ساتھ سامنا کر سکیں۔

جیسا کہ اسلام نے سکھایا ہے، ہر حال میں صبر کی ضرورت ہے، یہاں تک کہ آسانی کے وقت بھی۔ آسانی کے وقت، ایک شخص کو صبر و تحمل کو اپنانا چاہیے تاکہ وہ اپنے آپ کو عطا کردہ نعمتوں کا غلط استعمال کرنے سے روکے، جیسے کہ اچھی صحت یا اپنی تنخواہ میں اضافہ۔

اس دنیا میں مشکلات کا سامنا کرنے کے پیچھے اور بھی بہت سی حکمتیں ہیں جن کو اسلامی تعلیمات میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ لہذا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان کا مطالعہ کریں، سیکھیں اور ان پر عمل کریں تاکہ وہ ہر حال میں صبر کو اپنائیں تاکہ دونوں جہانوں میں بے شمار اجر حاصل کریں۔ انسان کو ہر حال میں صبر سے رہنا چاہیے، جس طرح ایک عقلمند مریض اپنے ڈاکٹر کے مشورے کو قبول کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے، باوجود اس کے کہ اسے کڑوی دوائیں تجویز کی جاتی ہیں اور سخت خوراک کا منصوبہ بنایا جاتا ہے۔

صبر کا مطلب یہ نہیں کہ انسان بے عمل ہو جائے۔ صبر کا ایک پہلو حالات سے نمٹنا اور اسے اسلام کی تعلیمات کے مطابق درست کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک بیوی جو اس کے شوہر کی طرف سے بدسلوکی کا نشانہ بنتی ہے اسے اپنے اور اپنے بچوں کی حفاظت کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں، جیسے کہ اپنے شوہر سے علیحدگی۔ اس طرح کا برتاؤ صبر سے متصادم نہیں ہے جب کہ غیر فعال ہونے کا صبر یا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح رونے جیسے جذبات کا اظہار کرنا بھی صبر کے منافی نہیں جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے غم پر اس قدر روئے کہ اندھے ہو گئے اور پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ان پر کبھی تنقید نہیں کی۔

باب 12 یوسف، آیت 84

اور اس نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا، "یوسف پر میرا افسوس" اور اس کی آنکھیں غم سے " سفید ہو گئیں، کیونکہ وہ دبانے والا تھا۔

ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات جیسی افسوسناک صورتحال پر رو پڑے۔ سنن ابوداؤد نمبر 3126 اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو اپنے قول و فعل میں موجود ایک حدیث میں اس پر بحث کی گئی ہے۔ سے ظاہر کرنا صبر کے منافی ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز قابل قبول اور انسانی فطرت کا حصہ ہے، جیسے رونا اور غمگین ہونا۔

یہ جاننا ضروری ہے کہ مشکل شروع ہونے سے لے کر اس دنیا سے رخصت ہونے تک صبر کا ایک حدیث میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا صحیح بخاری نمبر 1302 کی مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ہے۔ کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد صبر کرنا اصل صبر نہیں ہے، یہ محض قبولیت ہے جو قدرتی طور پر ہر کسی کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ مشکل کے آغاز سے ہی اپنے قول و فعل پر قابو رکھتے ہوئے صبر کا مظاہرہ کرے تاکہ وہ بے صبری کے آثار نہ دکھائے اور یہ رویہ اس وقت تک برقرار رکھے جب تک کہ وہ اس دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں، کیونکہ بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے صبر کا اجر آسانی سے ضائع ہو سکتا ہے۔ لائن

باب 2 البقرہ، آیت 153

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔"

دعا کے ذریعے مدد مانگی جاتی ہے کیونکہ یہ دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت فطری طور پر مشکلات کو دور کرتی ہے اور مسلمان کو تقویت دیتی ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت پر ثابت قدم رہیں۔

اس کے علاوہ، جب یہ صحیح طریقے سے قائم ہو جائے تو، نماز روز قیامت کی مستقل یاد دہانی ہے۔ فرض نمازوں کو قائم کرنے میں ان کی مکمل شرائط اور آداب کے ساتھ ادا کرنا بھی شامل ہے، جیسے کہ وقت پر پڑھنا۔ فرض نمازوں کا قیام قرآن پاک میں اکثر دہرایا گیا ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کا سب سے اہم عملی ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ، جیسا کہ روزانہ کی نمازیں تمام پھیلی ہوئی ہیں، یہ روز قیامت کی مستقل یاد دہانی کے طور پر کام کرتی ہیں اور عملی طور پر اس کی تیاری کرتی ہیں، کیونکہ فرض نماز کا ہر مرحلہ قیامت سے جڑا ہوا ہے۔ جب کوئی صحیح معنوں میں کھڑا ہوتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس طرح کھڑا ہوتا ہے۔

باب 83 المطففین، آیات 4-6

کیا وہ یہ نہیں سمجھتے کہ وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟ ایک زبردست دن کے لیے جس دن بنی "نوع انسان رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے؟

جب وہ جھکتے ہیں، تو یہ انہیں بہت سے لوگوں کی یاد دلاتا ہے جن پر قیامت کے دن تنقید کی جائے گی کہ انہوں نے زمین پر اپنی زندگی کے دوران اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ نہ کیا۔ باب 77: المرسلات، آیت 48

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے۔

اس تنقید میں زندگی کے تمام پہلوؤں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو عملی طور پر تسلیم نہ کرنا بھی شامل ہے۔ جب کوئی نماز میں سجدہ کرتا ہے تو یہ انہیں یاد دلاتا ہے کہ کس طرح لوگوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کی دعوت دی جائے گی۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے زمین پر اپنی زندگی کے دوران اسے صحیح طریقے سے سجدہ نہیں کیا، جس میں ان کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں اس کی اطاعت شامل ہے، وہ قیامت کے دن ایسا نہیں کر سکیں گے۔ باب 68 القلم، آیات 42-43

جس دن حالات سنگین ہو جائیں گے، انہیں سجدہ کرنے کی دعوت دی جائے گی، لیکن ایسا کرنے سے روکا جائے گا، ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت ان پر چھائی ہوئی ہے، اور انہیں "سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا جب وہ ٹھیک تھے۔"

جب کوئی نماز میں گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے تو یہ انہیں یاد دلاتا ہے کہ وہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے آخری فیصلے سے ڈرتے ہوئے اس مقام پر بیٹھے ہوں گے۔ باب 45 الجثیہ، آیت 28

اور تم ہر قوم کو [خوف سے] گھٹنے ٹیکتے ہوئے دیکھو گے۔ ہر قوم کو اس کے نامہ اعمال میں "بلایا جائے گا کہ آج تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔"

جو ان عناصر کو ذہن میں رکھ کر نماز پڑھے گا وہ اپنی نماز کو صحیح طور پر قائم کرے گا۔ یہ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ وہ نماز کے درمیان خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں۔ باب 29 العنکبوت، آیت 45

“...بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے”

اس اطاعت میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو اس کو راضی کرنے کے طریقے سے عطا کی گئی ہیں جیسا کہ قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔



لہذا، نماز قائم کرنے سے اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت میں مدد ملتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ کسی بھی مشکل سے کامیابی کے ساتھ نمٹنے کے لیے الہی رحمت اور ذہنی طاقت کا باعث بنتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی صورت حال سے محفوظ نکلنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کی اطاعت پر قائم رہتا ہے۔ باب 65 میں طلاق، آیت 2

”اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا“

اس کے علاوہ، جیسا کہ دعائیں قیامت کی یاد دلاتی ہیں، جس کی بولناکیاں اور مشکلات اس دنیا کی مشکلات سے بالاتر ہیں، اس لیے یہ یاد دہانی انہیں اس مشکل کو کم کرنے میں مدد دے گی جس کا وہ سامنا کر رہے ہیں، کیونکہ دنیا کی تمام مشکلات کے مقابلے میں بہت معمولی ہیں۔ قیامت کا دن۔ دنیا میں آنے والی مشکلات کو جتنا حقیر سمجھے گا، اتنا ہی صبر کے ساتھ ان کا سامنا کرے گا۔

صبر اور نماز قائم کرنے والے کو دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا۔ باب 2 البقرہ، آیت 153

”بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔ صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے کو دونوں جہانوں میں سکون اور کامیابی ملے گی خواہ راستے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔

جس طرح انسان اس دنیا میں آنے والی آزمائشوں اور مشکلات کے پیچھے موجود تمام حکمتوں کو نہیں سمجھ سکتا، اسی طرح وہ ان لوگوں کے اجر و ثواب کا بھی اندازہ نہیں لگا سکتا جو اپنی زندگی اور دنیاوی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔ باب 2 البقرہ، آیت 154:

جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کے بارے میں یہ مت کہو کہ وہ مر گئے ہیں۔ بلکہ وہ زندہ اور ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔

اس عظیم مرتبے کو حاصل کرنے کے لیے صبر اور نماز کی پابندی کے ذریعے ذہنی قوت کو اپنانا چاہیے، کیونکہ اپنی زندگی اور نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے وقف کرنا ایک مشکل کام ہے، جیسا کہ شیطان، باطنی شیطان اور مادی دنیا ہیں۔ کسی شخص کو ان نعمتوں کا غلط استعمال کرنے کی دعوت دینا جو اسے عطا کی گئی ہیں۔ باب 2 البقرہ، آیات 153-154

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو - صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کے بارے میں یہ مت کہو کہ وہ مر گئے ہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔

عام طور پر دیکھا جائے تو یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جو اپنی زندگی اور وسائل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے وقف کرتا ہے وہی اس دنیا اور آخرت میں حقیقی معنوں میں زندہ ہے۔ جبکہ جو شخص ان نعمتوں کا غلط استعمال کرتا ہے جو ان کی عطا کی گئی ہے وہ دونوں جہانوں میں مردہ ہے خواہ وہ حیاتیاتی اعتبار سے زندہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کرنے میں ناکام رہے ہیں اور جو شخص اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے اس میں زندہ اور مردہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ باب 51 ذریات، آیت 56

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا نہیں کیا کہ میری عبادت کریں۔“

صحیح بخاری نمبر 6407 میں یہی ایک وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ زندہ اور مردہ میں فرق اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ یعنی جو موجود ایک حدیث میں تنبیہ فرمائی ہے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے، ان نعمتوں کو استعمال کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ کو اس کی خوشنودی کے لیے دی گئی ہیں، جیسا کہ قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے، وہ زندہ ہے۔ مرنے کے بعد بھی تاریخ کے اوراق پلٹتے پر یہ بات عیاں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسا سلوک کرنے والوں کو زندہ رہتے ہوئے مثبت طریقے سے یاد کیا جاتا تھا اور ان کے انتقال کے بعد بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ان کی تعلیمات اور زندگیوں کا اس طرح مطالعہ کیا جاتا ہے جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ اب بھی لوگوں میں زندہ ہیں۔ جبکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو فراموش کر کے ان کی عطا کردہ نعمتوں کا غلط استعمال کرتا ہے وہ زندہ ہوتے ہوئے بھی مردہ ہے۔ یہ بات اس وقت بھی ظاہر ہوتی ہے جب کوئی امیر اور مشہور لوگوں کا مشاہدہ کرتا ہے جو دنیاوی چیزوں کے باوجود افسردہ اور غمگین زندگی گزارتے ہیں، ایسی زندگی جو زندگی سے بھری ہوئی نظر آتی ہے جبکہ اندرونی طور پر وہ گلدان کی طرح خالی ہے۔ یہ بالکل زندہ نہیں ہے۔ اور ان کے مرنے کے بعد، انہیں شاید ہی دنیا ایک مثبت انداز میں یاد رکھتی ہے اور تاریخ میں فوٹ نوٹ بن جاتی ہے جب کہ ان کے پرستار اندھی تقلید کے لیے اگلی مشہور شخصیت پر چلے جاتے ہیں۔ اور اگر میت کا خاتمہ جہنم میں ہو جائے تو وہ فراموشی میں چھوڑ دیا جائے گا، نہ زندہ رہے گا نہ مرے گا۔ باب 20 طہ، آیت 74

بے شک جو اپنے رب کے پاس مجرم بن کر آئے گا، اس کے لیے جہنم ہے۔ وہ اس میں نہ مرے " گا اور نہ جیے گا۔

لہذا جو شخص دونوں جہانوں میں حقیقی معنوں میں رہنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت کرتے ہوئے اپنی تخلیق کا مقصد پورا کرے، جس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو اسے اس کی خوشنودی کے لیے فراہم کی گئی ہیں، جیسا کہ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات۔ باب 2 البقرہ، آیت 154

جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کے بارے میں یہ مت کہو کہ وہ مر گئے ہیں۔ بلکہ وہ زندہ اور ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔

عام طور پر، آیت 154 کا آغاز اپنی بات پر اچھی طرح قابو رکھنے کی اہمیت کی نشاندہی کرتا ہے۔ تقریر کو تین اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلی بری تقریر ہے جس سے ہر حال میں بچنا چاہیے۔ دوسری اچھی تقریر ہے جو مناسب وقت پر بولی جائے۔ تقریر کی آخری قسم فضول تقریر ہے۔ اس قسم کی تقریر کو گناہ یا نیکی نہیں سمجھا جاتا لیکن چونکہ یہ قسم برائی کی طرف لے جاتی ہے اس سے بچنا بھی بہتر ہے۔ مزید برآں، فضول گفتگو ایک شخص کے لیے قیامت کے دن ندامت کا باعث ہو گی جب وہ ان مواقع اور وقت کو دیکھے گا جو اس نے فضول گفتگو میں ضائع کیے تھے۔ اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔ صحیح مسلم کی حدیث نمبر 176 میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ لوگوں کو اس دنیا کا مقصد اور اس دنیا میں زندگی کی آزمائش یاد دلاتا ہے۔  
باب 2 البقرہ، آیت 155

اور ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے کچھ خوف اور بھوک اور مال و جان اور پھلوں کے ” نقصان سے۔“

زندگی کا امتحان آسان ہے :اللہ تعالیٰ نے انسان کو بعض نعمتیں عطا کی ہیں اور ان نعمتوں کا صحیح استعمال کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ وہ دونوں جہانوں میں ذہنی سکون حاصل کر سکے۔ اس امتحان کے مکمل اور منصفانہ ہونے کے لیے، انسان کو آسانی اور مشکلات دونوں وقتوں میں اس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کائنات پر مکمل اور مکمل کنٹرول رکھتا ہے اور انسان کو جن واقعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، زندگی کے اس امتحان میں سوال کرنا اور چیلنج کرنا اس کی اس دنیا یا آخرت میں مدد نہیں کرے گا۔ اس کے بجائے، اللہ تعالیٰ نے جس طرح اس دنیا میں زندگی بنائی ہے اسے قبول کرنا چاہیے اور اس دنیا میں اپنے امتحان میں کامیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہیے، جس طرح ایک عقلمند طالب علم قبول کرتا ہے اسے حاصل کرنے کے لیے اسکول، تعلیمی اسائنمنٹس، ہوم ورک اور امتحانات کا تجربہ اور برداشت کرنا چاہیے۔ اس دنیا میں

کامیابی، اگرچہ طلباء کی اکثریت پڑھائی کو ناپسند کرتی ہے۔ اسی طرح، لوگوں کی اکثریت اس دنیا میں کوئی کام نہیں کرے گی اگر وہ اس کے بغیر اپنے آپ کو برقرار رکھنے کا کوئی راستہ تلاش کریں۔ لیکن چونکہ یہ ممکن نہیں ہے، زیادہ تر معاملات میں، لوگوں کی اکثریت کو خود کو اور اپنے زیر کفالت افراد کو برقرار رکھنے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ یہ دنیاوی حقیقتیں ہیں ہر کوئی قبول کرتا ہے، چاہے وہ کسی بھی عقیدے سے ہو۔ اسی طرح انسان کو اس دنیا میں زندگی کے امتحان کی حقیقت کو قبول کرنا چاہیے، چاہے وہ اس کے لیے کوئی معنی نہ رکھتا ہو، کیونکہ اس کا سامنا کرنا ناگزیر ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ جو لوگ صبر اور نماز قائم کرنے کے ذریعے ذہنی قوت حاصل کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 153

”اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

اللہ تعالیٰ کی صحبت دونوں جہانوں میں رحمت الہی کا باعث بنتی ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 155

”لیکن مریض کو خوشخبری سنا دو۔“

یہ خوشخبری ایک مسلمان کو یاد دلاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کے ساتھ ہے اور یہ انہیں تقویت دے گی تاکہ وہ ہر حال میں کامیابی کے ساتھ سفر کر سکیں۔ اس سے ذہنی سکون اور دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل ہوتی ہے، حتیٰ کہ مشکل وقت میں بھی، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک عظیم آگ میں ڈالے جانے پر ذہنی سکون حاصل ہوا۔ باب 21 الانبیاء، آیات 68-69

انہوں نے کہا، "اسے جلا دو اور اپنے معبودوں کی حمایت کرو - اگر تم عمل کرنا چاہتے ہو۔" ہم " نے فرمایا اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو جا۔

یہی صابر لوگ ہیں جو اس فطری سچائی کو پہچانتے ہیں کہ ان کو درپیش ہر صورتِ حال ناگزیر اور ناگزیر تھی، بالکل ایسے تیر کی طرح جو اپنے مطلوبہ شکار پر لگ جائے۔ یہ معنی آیت میں استعمال ہونے والے عربی لفظ سے ماخوذ ہے۔ باب 2 البقرہ، آیت 156 156

"...کون، جب ان پر آفت آتی ہے"

وہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ وہ تقدیر سے بچ نہیں سکتے، یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جن حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان سے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ثواب کمانا، بجائے اس کے کہ باب 57 الحديد، آیات 22-23 سے صبری کا مظاہرہ کر کے ان گنت انعامات گنوائیں۔

کوئی آفت زمین پر یا آپ کے درمیان نہیں آتی مگر یہ کہ ہم اسے پیدا کرنے سے پہلے ایک " رجسٹر میں موجود ہوتے ہیں، بے شک یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔ تاکہ تم اس چیز پر مایوس نہ ہو "...جو تم سے چھوٹ گئی ہے

جو شخص ان کی تقدیر کو قبول کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے بہترین چیز کا انتخاب کرتا ہے، چاہے وہ اس کے انتخاب کے پیچھے موجود حکمتوں کو نہ پہچان سکے، اسے صبر کی رہنمائی ملے گی۔ باب 64 تغابن، آیت 11

اللہ کے حکم کے بغیر کوئی آفت نہیں آتی۔ اور جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے وہ اس کے دل کو " ...ہدایت دے گا

باب 2 البقرہ، آیت 216 اور

لیکن شاید آپ کو کسی چیز سے نفرت ہو اور وہ آپ کے لیے اچھی ہو۔ اور شاید آپ کو ایک چیز "پسند ہے اور وہ آپ کے لیے بری ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

یہی صابر لوگ ہیں جو اس بات کو پہچانتے ہیں کہ وہ اور جو کچھ اس دنیا میں ان کے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور نے پیدا کیا اور عطا کیا ہے، اس لیے وہ یہ انتخاب کرتا ہے کہ یہ نعمتیں کب عطا کی جائیں اور کب اس کی طرف لوٹائی جائیں۔ باب 2 البقرہ، آیت 156

“...کہہ دو کہ ہم اللہ کے ہیں”

اسی طرح کسی شخص کو سوال کرنے یا شکایت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کہ جب کوئی ادارہ یا کوئی شخص کسی دوسرے کو قرض پر دی گئی کوئی چیز واپس لے لے، جیسے کہ رقم، نہ ہی کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کے خلاف شکایت کرنے کا حق ہے، جب وہ اس دنیا میں جو کچھ بھی انہیں دیا گیا ہے وہ واپس لے لیتا ہے، جیسا کہ انہیں ہر چیز عطا کی گئی ہے، حتیٰ کہ ان کی اپنی جان بھی، اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا قرض ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ تمام نعمتیں جو اسے عطا کی گئی ہیں ان کا استعمال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کرے، کیونکہ اس طرح وہ ان نعمتوں کو ادا کرتا ہے جو اس پر قرض کی گئی ہیں۔ جبکہ جنت کی نعمتیں ایک تحفہ ہیں جو ایک شخص کو وراثت میں ملتی ہیں اور اس لیے وہ ان کو جس طرح چاہے استعمال کرنے میں آزاد ہو گا۔ باب الاعراف، آیت 43 7

اور ان کو پکارا جائے گا کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تم وارث بنائے گئے ہو ان اعمال کے بدلے ”  
”جو تم کرتے تھے۔“

یہ صبر کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی واپسی کو یاد کرتے ہیں، اور اپنے تمام اعمال کے لیے جوابدہ ہوتے ہیں، بشمول وہ وقت جب وہ مشکلات میں صبر کرتے رہے۔ باب 2 البقرہ،  
آیت 156:

”اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔“

قیامت کے دن اپنے احتساب کو یاد رکھنا ہمیشہ ایک بہترین ذریعہ رہا ہے کہ وہ مشکل کے وقت صبر و تحمل کی ترغیب دیتا ہے، کسی کی بات یا عمل سے شکایت کرنے سے گریز کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت کو برقرار رکھتا ہے۔ اور آسانی کے اوقات میں شکر ادا کرنے کا ایک بہترین ذریعہ، جس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے طریقوں سے عطا کی گئی ہیں، جیسا کہ قرآن پاک اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات میں بیان کیا گیا ہے۔ اسے

اس کے علاوہ، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، قیامت کے دن اپنے احتساب کو یاد رکھنا اس دنیا میں درپیش کسی بھی مشکل کو کم کرنے کا ایک بہترین طریقہ ہے، کیونکہ تمام دنیاوی مشکلات قیامت کی ہولناکیوں اور مشکلات کے مقابلے میں اہمیت نہیں رکھتیں۔ یہ رویہ صبر کو برقرار رکھنے کے لیے مزید حوصلہ افزائی کرے گا۔ باب 2 البقرہ، آیت 156:

”اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔“



وہ لوگ جو صبر اور اپنی نماز قائم کرنے کے ذریعے ذہنی طاقت حاصل کرتے ہیں تاکہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی مخلصانہ اطاعت کو برقرار رکھیں، جس میں ان نعمتوں کو استعمال کرنا شامل ہے جو انہیں اس کی خوشنودی کے لیے قرآن پاک میں بیان کی گئی ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایات ان کو درپیش ہر حال میں صحیح رہنمائی حاصل کریں گی تاکہ وہ ذہنی سکون کے ساتھ ان میں داخل ہوں اور باہر نکلیں۔ باب 2 البقرہ، آیت 157

یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی رحمتیں اور رحمتیں ہیں۔ اور وہی لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔"

اور باب 16 النحل، آیت 97

جس نے نیک عمل کیا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، حالانکہ وہ مومن ہے، ہم اسے ضرور پاکیزہ "زندگی دیں گے، اور ان کو ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور اجر دیں گے۔"

جبکہ صبر کو ترک کر دینے والا اور نماز قائم کرنے میں ناکام رہنے والا ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا مخلصانہ فرمانبردار رہنے کی ذہنی قوت حاصل نہیں کر سکتا۔ اس سے وہ صرف ان نعمتوں کا غلط استعمال کریں گے جو انہیں عطا کی گئی ہیں، جس کے نتیجے میں دونوں جہانوں میں تناؤ، مصائب اور پریشانی کا باعث بنتا ہے، خواہ وہ پوری دنیا کے مالک ہوں اور تفریح اور تفریح کے لمحات کا تجربہ کریں، کیونکہ وہ اس کے کنٹرول سے نہیں بچ سکتے۔ اللہ عزوجل۔ باب 9 توبہ: آیت 82

"پس وہ تھوڑا ہنسیں اور [پھر] زیادہ روئیں جتنا وہ کمایا کرتے تھے۔"

باب 20 طہ، آیات 124-126

اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا، اس کی زندگی تنگدستی سے گزرے گی، اور ہم اسے "قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔" وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا جب کہ میں دیکھ رہا تھا؟ (اللہ فرمائے گا کہ اسی طرح ہماری نشانیاں تیرے پاس آئیں اور تو نے ان کو بھلا دیا اور اسی طرح آج کے دن تجھے بھلا دیا جائے گا۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400+ English Books / کتب عربیة / اردو کتب / Buku Melayu / বাংলা বই / Libros En Español / Livres En Français / Libri Italiani / Deutsche Bücher / Livros Portugueses:

<https://shaykhpod.com/books/>

Backup Sites for eBooks: <https://shaykhpodbooks.wordpress.com/books/>  
<https://shaykhpodbooks.wixsite.com/books>  
<https://shaykhpod.weebly.com>  
<https://archive.org/details/@shaykhpod>

<https://www.youtube.com/@ShaykhPod/playlists>

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

روزانہ بلاگز: [www.ShaykhPod.com/Blogs](http://www.ShaykhPod.com/Blogs)  
AudioBooks : <https://shaykhpod.com/books/#audio>  
تصویریں: <https://shaykhpod.com/pics>  
جنرل پوڈکاسٹ: <https://shaykhpod.com/general-podcasts>  
PodWoman: <https://shaykhpod.com/podwoman>  
PodKid: <https://shaykhpod.com/podkid>  
اردو پوڈکاسٹ: <https://shaykhpod.com/urdu-podcasts>  
لائو پوڈکاسٹ: <https://shaykhpod.com/live>

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں:  
<http://shaykhpod.com/subscribe>

آڈیو بکس کے لیے بیک اپ سائٹ: <https://archive.org/details/@shaykhpod>



**A**chieve **N**oble **C**haracter